

TOOBA GUL
ISLAMIC STUDIES
TEST:3

سوال نمبر 2:
اجتہاد کے تصور کی وضاحت کریں۔۔

2. تعارف:

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم سے لیکر حضرت محمدؐ تک
جتنے پیغمبر انسانیت کی رہنمائی کیلئے بھیجے ان سب کا دین ایک تھا
اور اس دین میں تبدیلی نہیں ہوئی۔ لیکن ہر نئی کو اپنے زمانے اور حالات
کے مطابق شریعتیں عطا کی گئیں۔ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی
شریعت عطا کی جس میں قیامت تک کے انسانوں کیلئے پیش
آنے والے مسائل کا حل موجود ہے۔ اس شریعت کو شریعت محمدی
کہا جاتا ہے۔ سابقہ شریعتیں عصر حاضر کے مسائل کا حل پیش کرنے
سے قاصر ہیں۔ لیکن شریعت محمدی قیامت تک کے انسانوں
اور دنیا کے ہر گوشے میں رہنے والے انسانوں کیلئے پیش آمدہ
مسائل کا حل بطریق احسن پیش کرتی ہے۔ اجتہاد کی ضرورت
ہمیشہ سے پیش رہی ہے اور اس کی اہمیت سے کسی کو انکار

نہیں ہو سکتا۔ بقول علامہ اقبال

جہاں تازہ کی افکار تازہ سے ہے نمود
کہ سنگ و فشت سے ہوئے نہیں جہاں پیدا

۲۔ اجتہاد کا مفہوم:

لغوی معنی:

لفظ جہاد جہد سے مشتق ہے جس کے معنی
ہیں کسی شخص کا انتہائی مددگوشی کرنا۔ فقہی
اصولوں کے مطابق اجتہاد سے مراد نئے پیش آمد مسائل کے
بارے میں قرآن اور سنت کی روشنی میں اس مسئلے کا حل تلاش
کرنا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:
”ترجمہ: ”اور جو نہیں حاصل کرے سوائے اپنی محنت و
مزدوری کے۔“

(سورۃ التوبہ: 79)

اصطلاحی مفہوم:

شرعی احکام کی علم کی تلاش میں ایک مجتہد کا بھرپور
کوشش کرنا۔ عصر حاضر میں کوشش آنے والے مسائل میں
کا تعلق شریعت سے ہو، غور و فکر، سوچ بچار، تدبیر و تفکر کر کے
قرآن و حدیث کی روشنی میں حل تلاش کرنا۔ **اجتہاد**

کہلاتا ہے۔
اجتہاد کی وضاحت:
امام غزالی اجتہاد کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں:

”مجتہد کا شرعی احکام کے علم کی تلاش
میں اپنی کوشش کرنا“

علامہ عبد العزیز فرماتے ہیں:
”اجتہاد اس کوشش کے لیے خاص ہے جو
شرعی احکام سے متعلق علم حاصل کرنے میں کی
جاتی ہے۔“

3۔ اسلامی قانون کے اہم ماخذ کے طور پر اجتہاد کی اہمیت:

اجتہاد کی اہمیت و ضرورت قرآن و سنت سے
تایید ہے۔ قرآن عظیم میں متعدد مقامات پر غور و فکر، تدبر،
سوچ بچار کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ صحابہ کرام نے پیش آئندہ
مسائل کا حل قرآن و سنت سے پیش کیا ہے۔ اس کے بعد
عظیم صحابہؓ کی آراء کی روشنی میں مسائل حل کیے۔

4۔ اجتہاد کی اہمیت از روئے قرآن:

قرآن مجید میں دینی اور دنیاوی مسائل کے حل کے بارے میں عقل و دانش سے کام لینے کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

افلا تبصرون - افلا یبشعرون - افلا یفکرون

5۔ اجتہاد کی اہمیت حدیث نبویؐ کی روشنی میں:

حضورؐ کی احادیث مبارکہ سے اجتہاد کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ آپؐ کا ارشاد کرنا ہے:

”جب کوئی حاکم فیصلہ کرنے میں صحیح اجتہاد کرے
تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور اگر اجتہاد کرنے میں اس نے
کوئی غلطی کی تو اس کے لیے ایک اجر ہے“

6۔ مجتہد کے اوصاف / شرائط:

علمائے دین اور فقہائے امت نے امت کے لئے چند
شرائط متعین کی ہیں ان کو پورا کرتا ہی اجتہاد کی صفہ ہے۔
ان شرائط میں درج ذیل شامل ہیں:

i - مجتہد کیلئے ضروری ہے کہ وہ عاقل و بالغ ہو۔

ii - عربی زبان کا علم رکھتا ہو۔

امام عراقیؒ نے فرمایا ”مجتہد کو اثناعلم ضرور ہونا چاہیے جس میں عربی کے علم کے علاوہ عربی زبان میں ان کے مرقعوں کو سمجھا سکے۔“

iii - قرآن و حدیث کے علوم پر عبور رکھتا ہو۔

iv - اجماع و قیاس کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

قیاس سے متعلق امام شافعیؒ کا قول ہے، ”جو قیاس کو نہیں جانتا، وہ فقہ نہیں۔“

7- موجودہ دور میں اجتہاد کون کر سکتا ہے؟

دور حاضر میں اجتہاد کی ضرورت بہت بڑھ گئی ہے کیونکہ جدید سائنسی ایجادات نے نئے مسائل پیدا کیے ہیں۔ آج کے دور میں انفرادی سطح پر اجتہاد کیا جاسکتا ہے۔ شاہ ولی اللہؒ نے فرمایا، ”جو کوئی مجتہد کی ایک شرط پر پورا اترے وہ اجتہاد کرے۔ غرض دور حاضر میں عورتوں کے معاملات، سائنس اور مذہب پر اجتہاد ہو سکتا ہے۔“

8- حاصلِ بحث:

اجتہاد اسلامی قانون کا ایک اہم ماخذ ہے۔ اس

نے دور جدید کے نئے پیش آمدہ مسائل کا حل بخوبی پیش کیا ہے
اجتہاد کے اصول کبھی تبدیل نہیں ہو سکتے ہیں ان اصولوں
کی روشنی میں قوانین وضع کر کے ان پر وقت کے ساتھ چلنا
بہت اہم ضرورت ہے کیونکہ ان اصولوں میں وقت کے
ساتھ تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔

**سوال ۱۔ آج کے مندرجہ بالا مسامحہ کو متحد کرنے کیلئے آپ کیا
اقدامات کریں گے؟**

۱۔ تعارف :

امت مسلمہ دینی اور روحانی اعتبار سے ایک رو کی
حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مادی وسائل
سے بھرپور نوازا۔ لیکن امت مسلمہ کو مغرب کی اٹھارہ دھند تقلید
کی بدولت غلامی، پستی اور اتحاد باہمی کا فقدان درپیش
ہے۔ وہ سیاسی، معاشی، معاشرتی، تعلیمی اور اخلاقی انتشار
کا شکار ہو چکی ہے۔ اس ضمن میں امت مسلمہ کو متحد کرنے
کیلئے ایک مؤثر لائحہ عمل تیار کر کے ان کی اصلاح کرنا بہت ضروری
ہے۔ اس لیے مدارس میں دینی تعلیم کا فروغ، مدبر قیادت
اور معاشرتی انصاف کو فروغ دینا وقت کی ضرورت ہے۔

مزید فرق واریت، اور توپیں آمیز سیاسی تقاریر کی حوصلہ
شکنی، قبیرواداری اور اسلاف پرستی کی حوصلہ شکنی
امت مسلمہ کے اتحاد کیلئے ضروری ہے۔ علامہ اقبال نے
امت مسلمہ کو انسان مستقبل کے بازو میں فرمایا:

ہم ہیں پھر اقبال اپنی کشت ویراں سے
ذرا پھولوں کی مٹی بڑی زر خیز ہے ساقی

۲۔ دور حاضر میں امت مسلمہ کی منشر صورتحال:

عصر حاضر میں امت مسلمہ سیاسی، سماجی، معاشی
اور معاشرتی بحران کا شکار ہے۔ اسلامی اصولوں کو
پس پشت، ڈال کر مغربی غلامی نے امت کو زوال کا شکار
کر دیا۔ مسلمان لسانی، علاقائی اور زبانی امتیازات، سود،
غربت، بے روزگاری اور رشوت، کاشتکار ہو گئے ہیں۔ ان
مسائل سے انتہا پسندی نے جنم لیا ہے۔ ہر مسلمان اپنے
فرقے کو سب سے افضل سمجھتا ہے قرآن مجید میں
اللہ تعالیٰ نے فساد سے منع فرمایا ہے ”اور سب اللہ
کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو“ (آل عمران
۱۵۱)۔ اخلاقی لحاظ سے امت فساد کا شکار ہو چکی ہے۔
جھوٹ، کرپشن، اسراف، خیانت اور قریب عام

ہے۔ قوم نوح کو جنسی انار اور قوم شعیب کو تجارتی دھوکہ
دی گئی وجہ سے تباہ کر دیا گیا۔ تعلیمی اداروں میں بھی
امت مسلمہ امپراور غریب کی تفریق کا شمار ہے۔

۳۔ امت مسلمہ کو متحد کرنے کیلئے اقدامات:

دورِ حاضر میں امت مسلمہ کو متحد کرنے کیلئے درج
ذیل اقدامات موثر ثابت ہو سکتے ہیں:

۱۔ دینی تعلیم کا فروغ:

تعلیمی اداروں میں دینی تعلیم کو فروغ دے
کر طلباء کو اسلامی تعلیمات یعنی فکراً، اخلاقاً، خوفِ خدا،
فتناعت و امانت کو عام کیا جائے۔ مزید انفرادی اور
اجتماعی محاسبہ کا نظام قائم کیا جائے۔ ملکی بجٹ میں تعلیمی
فنڈ کو ترجیح دی جائے کیونکہ تعلیم سے ہی معاشی اور اخلاقی
ترقی ممکن ہے۔ بقول اقبال

ناامید نہ ہو ان سے اے زہرِ فرزاد
کم گوشت تو ہیں لیکن بے زوق نہیں راہی

ii - معاشرتی انصاف کو فروغ:

امت مسلمہ کو متحد کرنے کیلئے معاشرتی انصاف بہت ضروری ہے۔ امیر اور غریب کا فرق ختم کر کے انصاف کو ترجیح دی جائے۔ مزید ظلم و ستم، انتشار اور خلفشار کو ختم کیا جائے تاکہ قرآن کا حکم عملی صورت میں نافذ ہو سکے۔

iii - فرقہ واریت کی حوصلہ شکنی:

اس وقت امت مسلمہ مذہبی انتشار پسندی کا شکار ہے۔ ہر جماعت اپنی شناخت اور انفرادیت کیلئے ایک دوسرے سے متنازع ہونا چاہتی ہے۔ اس ضمن میں حکومتی سطح پر فرقہ واریت کی حوصلہ شکنی کر کے قرآنی تحلیلات اور سنت رسول کو فروغ دیا جانا چاہیے۔ حدیث نبویؐ ہے،

"دین میں غلو سے بچو، کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو دین میں غلو نے بلایا کیا ہے" (سنن ابن ماجہ)

iv - گوہرینِ سیاسی تقاریر کی حوصلہ شکنی:

سیاسی لحاظ سے امت مسلمہ کا انتشار عملی یکجہتی اور اتحاد کے فقدان کا سبب بنتا ہے۔ اس لیے

مدبر قیادت کی ضرورت ہے تاکہ توہینِ اُمیرِ سیاسی تقاریر
کی حوصلہ شکنی ہو۔ حضورؐ نے فرمایا:

”تم میں سے بدترین شخص وہ ہے جس کے
شر سے لوگ اسے ملنا جلنا چھوڑ دیں۔“

v- مذہبی رواداری کا فردغ:

امتِ مسلمہ کے اتحاد کیلئے ضروری ہے کہ ہر شخص
کو (مسلم اور غیر مسلم) اپنی مرضی کا فرقہ جنتے اور افرادی کا
حق دیا جائے۔ حضورؐ نے دینی تعلیمات پر عمل کرتے پر
بہت زور دیا ہے۔

”اے لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا
ہوں، جب تک تم اسے ”کھامے“ رہو گے مگر ادا
نہیں ہو گے، وہ ہے کتاب اللہ (قرآن) اور
میری سنت (حدیث)۔“

vi- اسلاف پرستی کی حوصلہ شکنی:

امتِ مسلمہ اسلاف پرستی کے اندھا دھند تقلید کو
آج بھی ایسا مقدس فریضہ سمجھتی ہے۔ دورِ حاضر کے مسائل
کیلئے اجتہاد بہت ضروری ہے۔ اس کیلئے ذاتی اور حکومتی
سطح پر لوگوں میں شعور پیدا کیا جائے تاکہ وہ اپنی

عقل سے فیصلہ کر سکے۔ جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے،
افلا يتدبرون - افلا تبصرون

vii - معاشی و سائل کی منصفانہ تقسیم،
وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم امت کی انتشار
کا سبب ہے۔ بلوچستان میں وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم
نے اشتراپنڈی کو فروغ دیا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ
وسائل سب لوگوں میں برابری بنیاد پر تقسیم کرے اور
سب کو لیول پلئنگ فیلڈ فراہم کرے۔ قرآن مجید میں
ارشادِ ربانی ہے۔

ترجمہ: "عدل کرو یہ تقویٰ سے قریب تر ہے"

(سورۃ المائدہ: 8)

viii - اعتدال پسند اسلامی تعلیمات کا فروغ:
امت مسلمہ کو متحد کرنے کیلئے اعتدال پسندی
کا فروغ بہت ضروری ہے۔ سوشل میڈیا پر معلومات
کے رجحان اور صحیح غلط میں فرق کو ختم کر دیا ہے۔
ہر کوئی ایسے موقف کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔ ایسے میں
ایک پلیٹ فارم پر اعتدال پسندانہ نظریات کی ترویج
کی جاتی چاہیے جس میں سب کو یکساں حقوق حاصل

ہوں۔ اسلامی تعاون کی تنظیم اس ضمن میں ایک موثر پلیٹ فارم ہے

۶۔ حاصل بحث :

درج بالا اقدامات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عالم اسلام کو اس وقت جتنے مسائل کا سامنا ہے ان میں کو ایک فرد یا جماعت قصور وار نہیں۔ بلکہ مسلمان حکمران، اہل علم اور ذرائع ابلاغ مل کر ایسا لائحہ عمل مرتب کریں جس سے امت اجتماعی زوال سے نکل کر عروج آگیا ہو سکے۔ عالم اسلام کے تباہی اور بہتر مستقبل کے لیے ہماری سیاسی اسٹیم اور ملی اتحادیت ضروری ہے۔ پھر سیاسی احکام کیلئے مسلمانوں کو ایک مضبوط سیاسی بلاک کی ضرورت ہے تاکہ اسلامی ممالک کے وسائل کو عالم اسلام کی مضبوطی کیلئے استعمال کیا جاسکے۔